السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کارڈف سے علی اکبر تحریر کرتے ہیں۔ کچھ عرب بھائیوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ نماز کی صف میں جب کھڑے ہوتے ہیں تو پاؤں بہت ملا کر کھڑے ہوتے ہیں۔ کچھ مسجدوں میں دیکھا ہے کہ لوگ فاصلے پر بھی کھڑے ہوتے ہیں۔ صحیح مسئلہ کیا ہے اور جماعت کے اندر صف بندی کے وقت کیا پاؤں کے ساتھ پاؤں ملانا ضروری ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز دین اسلام کا ایک اہم ستون ہے جہاں اس کی ادا ضروری ہے وہاں صحیح طریقے سے ادا کرنا اور زیادہ اہم ہے۔ ایک شخص اگر نماز کے لئے وضو کرتا ہے وقت بھی دیتا ہے اور دوسرے تکلفات بھی کرتا ہے لیکن نماز حضور ﷺ کے طریقے کے مطابق ادا نہیں کرتا تو ایسے شخص کی ساری محنت رائیگاں جا سکتی ہے۔ کیونکہ نماز وہی قبول ہوگی جو حضور ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ادا ہوگی۔

آپ کا ارشاد ہے:

(صلوا کما رایتمونی اصلی'' (فتح الباري ج ۲ کتاب الاذان المسافر اذا کانوا جماعة وکذالک بعرفة وجمع رقم الحدیث ٦٣١''

''کہ نماز اس طرح پڑھو جیسے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔''

ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس نماز پڑھ رہا تھا۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

(ارجع فصل انک لم تصل'' (فتح الباري ج ۲ کتاب الاذان باب امر النبی ﷺ الذی لایتم رکوعہ بالاعادة رقم الحدیث ۷۹۳''

''واپس جا کر نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔''

اس نے واپس جا کر دوبارہ نماز پڑھی' جب دوبارہ خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے پھر نماز پڑھنے کے لئے فرمایا۔

تیسری بار جب وہ نماز پڑھ کر آیا تو کہنے لگا: اللہ کے رسول مجھے تو یہی طریقہ آتا ہے' آپ میری راہ نمائی فرمائیں۔

تو پھر آپ ﷺ نے اسے آرام سے رکوع و سجود کرنے اور تمام ارکان و سنن نماز کو اطمینان سے ادا کرنے کا طریقہ بتایا کیونکہ وہ آدمی تیز تیز نماز پڑھ رہا تھا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو آدمی نماز تسلی سے ادا نہیں کرتا اور رکوع' قیام' سجدہ اور تشہد میں سنت نبوی ﷺ کی پابندی نہیں کرتا اور تیز تیز ٹکریں مار کر چلا جاتا ہے تو نماز اس کے لئے بددعا کرتی ہے اور کہتی ہے۔

(ضیعک اللہ کما ضیعتنی'' (طبرانی اوسط (۳۱۱۸) ۸۶/۴ مجمع الزوائد ۳۰۷/۱ ترغیب وترھیب ۲۵۷/۱''

''جس طرح تو نے مجھے خراب کی اسے اللہ تیرا ستیاناس کر دے۔''

صف کے اندر کھڑا ہونا اور جماعت کی صورت میں صفیں برابر اور سیدھی کھڑی کرنا ان اہم کاموں میں سے ہے جن میں سستی نماز کے اجر و ثواب کو ضائع کر سکتی ہے۔

صف بندی میں مل کر کھڑے ہونا اور صفوں کو برابر کرنے کے سلسلے میں درج ذیل احادیث خاص طور پر قابل ذکر ہیں

(۔ عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ سووا صفوفکم فان تسویة الصف من تمام الصلوة (فتح الباري ج ۲ کتاب الاذان باب اقامة الصف من تمام الصلاة ص ۲۴۴ رقم الحدیث ۷۲۳) (صحیح بخاری ا

''حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صفیں سیدھی اور برابر کھڑی کیا کرو اس لئے کہ صفوں کا درست کرنا نماز کو مکمل کرتا ہے۔''

(۔ عن ابی امام قال قال رسول اللہ ﷺ سووا صفوفکم وحاذوا بین مناکیکم ولینوا فی ایدی اخوانکم وسدوا الخلال فان الشیطان یدخل فیما بینکم منزلة الحذف (مسند امام احمد ۲۶۲/۵

''حضرت ابی امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ صفیں سیدھی کیا کرو اور کندھے ایک دوسرے کے برابر رکھو اور اپنے مسلم بھائیوں کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ اور صفوں کے درمیان خالی جگہ پر کیا کرو''

’’کیونکہ شیطان ان جگہوں سے بھیڑ کے بچے کی طرح تمہارے درمیان داخل ہوتا ہے ۔

(۔ وعن جابر بن سمرۃ قال خرج علینا رسول اللہ ﷺ فقال الا تصفون کما تصف الملائکۃ عند ربھا قال یتمون الصف الاول یتواصفون فی الصف (مسلم ۴۳۰ ‘ابن ماجہ ج ۱ باب اقامۃ الصفوف رقم الحدیث ۳۹۷۸

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے جس طرح فرشتے اپنے رب کے پاس بناتے ہیں وہ پہلے صف اول مکمل کرتے ہیں اور پھر بالکل ایک دوسرے کے ساتھ ’’مل کر کھڑے ہوتے ہیں ۔‘‘

۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ۴

(ان النبی ﷺ رای رجلا یصلی خلف الصف فوقف حتی انصرف الرجل فقال استقبل صلاتک فلا صلوۃ لمنفرد خلف الصف (سنن ابن ماجہ للالبانی ج ۱ باب اقامۃ الصلاۃ باب صلاۃ الرجل خلف الصف وحدہ رقم الحدیث ۹۸۹

’’کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو صف سے الگ اکیلے نماز پڑھ رہا ہے جب وہ فارغ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم قبلہ رو ہو کر نماز پڑھو کیونکہ صف چھوڑ کر اکیلے آدمی کی نماز نہیں ہوتی ۔‘‘

ان تمام احادیث سے نماز میں صفوں کی درستی ’مل کر کھڑے ہونے اور کندھوں سے کندھے ملا کر اور برابر کر کے کھڑے ہونے کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے ۔ صفوں کو ٹیڑھا رکھنا دور دور کھڑے ہونا ’ درمیان میں خالی جگہ چھوڑنے کے بارے میں جو وعید آئی ہے اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ ایسی نمازیں صحیح نہیں ہوں گی جن میں ان باتوں کی رعایت نہیں کی جاتی جن کا ذکر ان احادیث میں آیا ہے

بد قسمتی اور افسوس کا مقام ہے کہ آج کل اکثر مساجد میں صفوں کو برابر کرنے اور مل کر کھڑے ہونے کا اہتمام نہیں کیا جاتا ۔ بعض اوقات.جماعت میں نمازی ایک دوسرے سے ہٹ کر کھڑے ہوتے ہیں کہ درمیان میں ایک آدمی کے کھڑا ہونے کی گنجائش ہوتی ہے یہ طریقہ شیطان کو اپنے پاس آنے کی دعوت دینے کے مترادف ہے ۔

اس سلسلے میں علماء اور مسجد کے اماموں کا رویہ انتہائی افسوسناک ہے ۔ وہ ہرگز اس کی پرواہ نہیں کرتے کہ صفوں کے ٹیڑھے پن سے کس قدر خسارہ اور نقصان ہے ۔

حضور ﷺ نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ :

’’جو لوگ نماز میں صفوں کو ایک دوسرے سے دور رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کے درمیان بھی دوری ڈال دے گا ‘‘

اور آج یہ کیفیت مسلمانوں کے ہاں پائی جاتی ہے ۔ مساجد کے ائمہ کرام کے یہ ذمہ داری ہے کہ وہ لوگ کو ایک دوسرے سے مل کر کھڑے ہونے کی تلقین کریں اور اس وقت تک.جماعت کھڑی نہ کریں جب تک انہیں اطمینان نہ ہو جائے کہ صفیں برابر اور سیدھی ہیں اور نمازی ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہوئے ہیں اور درمیان میں خالی جگہ نہیں ہے ۔

یہاں اس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ یہ کوئی اختلافی مسئلہ بھی نہیں ہے بلکہ ایک لحاظ سے متفق علیہ مسئلہ ہے کہ صفیں درست سیدھی اور برابر کھڑی کی جائیں ۔ مگر کچھ جہلا نے اسے بھی اختلافی مسئلہ بنا لیا ہے اس لئے جب انہیں صفیں درست کرنے کے لئے کہا جاتا ہے تو بعض اوقات یہ جواب بھی دیا جاتا ہے کہ یہ تمہارا مسلک ہوگا ہمارے مولوی صاحب نے تو کبھی اس مسئلے میں ہمیں روکا ٹوکا نہیں اور نہ ہی صف بندی کے بارے میں کبھی اتنی اہمیت بیان کی ہے ۔ اللہ تعالیٰ سنت نبوی ﷺ کے مطابق نماز پڑھنے کی توفیق بخشے آمین ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص188

محدث فتویٰ